# قادیانیوں کی شرعی حیثیت
# اور
# ان کا مکمل بائیکاٹ

منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے خلاف جید علماء کرام و مفتیان عظام کے دیئے گئے
اہم فتاویٰ جات کی روشنی میں تیار کردہ ایک فکر انگیز اور توجہ طلب تحریر

## محمد متین خالد

مرکز سراجیہ
مکان نمبر 5 گلی نمبر 4، اکرم پارک غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور فون: 5712905

ہمارے ہاں بہت سے لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ درست ہے کہ قادیانی غیر مسلم اور کافر ہیں۔ لیکن دنیا میں غیر مسلم اور کافر تو اور بھی ہیں۔ مثلاً یہودی، عیسائی، سکھ، ہندو، پارسی، بہائی وغیرہ۔ لیکن صرف قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کی مہم چلائی جاتی ہے۔ آخر کیوں؟

اس سوال کا جواب عرض کرنے سے پہلے یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ کفار کی چار مشہور اقسام ہیں۔

1- عام کافر: ایسا شخص جو اعلانیہ کافر ہو، اُسے عام کافر یا مطلق کافر کہتے ہیں۔ اس میں یہودی، عیسائی، سکھ، ہندو، پارسی وغیرہ سب داخل ہیں۔ ایسے کافر کھلے عام اعلانیہ اپنے کفر کا اظہار کرتے ہیں۔ کفر ہر حال میں کفر ہے۔ یہ اسلام کی مکمل ضد ہے۔ دنیا کے تمام کافر اپنے کفر پر اسلام کا لیبل نہیں لگاتے۔ وہ لوگوں کے سامنے اپنے کفر کو اسلام کے نام سے پیش نہیں کرتے، بلکہ ان کے مذاہب کی اپنی الگ الگ پہچان ہے اور ان کے شعائر اور عقائد بھی علیحدہ علیحدہ ہیں۔

2- منافق: ایسا شخص جو زبان سے "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کہتا ہے مگر اپنے دل کے اندر کفر کو چھپاتا ہے، ایسے شخص کو منافق کہتے ہیں۔ منافق کا کفر عام کافر سے بڑھ کر ہے کیونکہ اس نے کفر اور جھوٹ کو جمع کیا۔ منافق بہت خطرناک ہوتا ہے کیونکہ وہ کسی بھی وقت دھوکہ دے کر اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ معروف منافق عبد اللہ بن ابی کا کردار کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔

3- مرتد: ایسا شخص جو دینِ اسلام میں داخل ہو کر پھر اسے چھوڑ دے اور کفر اختیار کر لے یا کسی اور مذہب (کتابی یا غیر کتابی) میں داخل ہو جائے، اُسے مرتد کہتے ہیں۔

مرتد کے بارے میں حکم ہے کہ اس پر اسلام پیش کیا جائے، اسلام کے بارے میں اس کے ذہن میں کوئی شک وشبہ یا الجھن ہو تو اُسے دور کیا جائے۔ اگر وہ نہ مانے تو اُسے 3 دن تک قید میں رکھا جائے اور ہر ممکن طریقے سے اُسے سمجھایا جائے۔ اس دوران میں اگر وہ واپس

اسلام کی طرف لوٹ آئے تو ٹھیک، ورنہ اُسے قتل کر دیا جائے۔ تمام مہذب ملکوں، حکومتوں اور قوانین میں باغی کی سزا موت ہے۔ اسلام کا باغی وہ ہے جو اسلام سے مرتد ہو جائے، اس لئے اسلام میں مرتد کی سزا موت ہے۔ لیکن اسلام نے اس میں بھی رعایت دی ہے۔ حکومتیں باغیوں کو کسی قسم کی کوئی رعایت نہیں دیتیں۔ گرفتار ہونے کے بعد اگر جرم ثابت ہو جائے تو حکومت اپنے باغی کو فوری طور پر سزائے موت دے دیتی ہیں۔ وہ ہزار معافی مانگے، توبہ کرے، قسمیں اٹھائے کہ آئندہ ایسا ارتکاب نہیں کروں گا، ساری عمر حکومت کا وفادار بن کر اچھے شہری کی طرح زندگی بسر کروں گا۔ مگر حکومت ایک نہیں سنتی اور اس کی معافی نا قابل قبول سمجھی جاتی ہے۔ مگر اسلام میں اتنی رعایت ہے کہ اسے تین دن کی مہلت دی جاتی ہے۔ اس کو تلقین کی جاتی ہے کہ توبہ کر لے، معافی مانگ لے تو سزا سے بچ جائے گا۔ افسوس ہے کہ پھر بھی اسلام میں مرتد کی سزا پر اعتراض کیا جاتا ہے۔

مرتد کے واجب القتل ہونے پر امت کا اجماع ہے۔ فقہا کے نزدیک زوجین میں سے ایک مرتد ہو جائے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر میاں بیوی علیحدگی اختیار نہ کریں اور اس دوران میں اگر کوئی اولاد پیدا ہو جائے تو وہ ولد الحرام ہوگی۔ مرتد کا ذبیحہ حلال نہیں بلکہ مردار ہے، خواہ وہ اہل کتاب کے مذہب میں داخل ہوا ہو یا کسی اور مذہب میں۔ ارتداد سے نکاح، ذبیحہ، گواہی اور وراثت وغیرہ باطل ہو جاتی ہے۔ فقہاء کے نزدیک مرتد مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جاسکتا بلکہ اسکی لاش کو گھسیٹتے ہوئے کتے کی طرح کسی گڑھے میں ڈال دیا جائے۔

4- زندیق: ایسا شخص جو بظاہر تو اسلام کو اختیار کیے ہوئے ہو لیکن باطن میں عقائد کفریہ رکھتا ہو اور باطل تاویلات سے انھیں عقائد اسلام قرار دیتا ہو یا اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے پر تلا ہوا ہو یا حضرت محمد ﷺ کی نبوت کا اعتراف کرنے کے باوجود کافرانہ عقائد رکھتا ہو یا قرآن مجید کی آیات، احادیث مبارکہ یا صحابہ کرامؓ کے ارشادات کو توڑ موڑ کر باطل تاویلات کر کے اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہو یا اسلام کے عقائد متواترہ میں سے کسی ایک پر بھی طعن کرتا ہو یا تبدیل کرتا ہو یا شرعی اصطلاحات والفاظ تو نہ بدلے لیکن ان کے اجماعی اور متفق علیہ مفہوم کو بدل دے۔ مثلاً ختم نبوت، نزول مسیح، معراج اور جہاد کا انکار تو نہ کرے لیکن ان کے اجماعی مفہوم کو بدل کر نئے مفہوم اور مطالب بیان کرے، اُسے زندیق کہتے ہیں۔

زندیق کا معاملہ مرتد سے بھی زیادہ سنگین ہے۔ زندیق کی توبہ قبول نہیں کیونکہ اس کی

توبہ کا اعتبار نہیں۔ اس لیے کہ اس کے باطن میں سازش پوشیدہ ہے، اس پر سزائے موت لازماً جاری کی جائے گی خواہ ہزار بار توبہ کرے۔ جیسے زنا کی سزا توبہ سے معاف نہیں ہوتی بلکہ ہر حال میں اس پر سزا جاری کی جاتی ہے۔ اسی طرح زندیق کی سزا توبہ سے معاف نہیں ہوگی، اس پر سزائے موت لازماً جاری کی جائے گی کیونکہ اس نے زندقہ کے جرم کا ارتکاب کیا ہے یعنی اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس مسئلہ کو ایک مثال سے واضح کیا جاتا ہے۔
شریعت اسلامیہ میں شراب حرام ہے۔ اس کا پینا، بنانا یا خرید وفروخت کرنا ممنوع ہے۔ اب کوئی شخص شراب فروخت کرتا ہے تو وہ ایک جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ ایک دوسرا شخص شراب بیچتا ہے لیکن اس نے شراب کی بوتل پر آب زم زم کا لیبل لگایا ہوا ہے۔ اس کا یہ جرم پہلے شخص سے ہزار گنا زیادہ ناقابل معافی ہے۔ اس طرح شریعت میں خنزیر حرام اور نجس العین ہے۔ اس کا گوشت فروخت کرنا، خریدنا، کھانا قطعی حرام ہے۔ اب اگر کوئی آدمی خنزیر کا گوشت فروخت کرتا ہے اور صاف صاف کہتا ہے کہ یہ خنزیر کا گوشت ہے، جس کو لینا ہے، لے لے، جو نہیں خریدنا چاہتا، وہ نہ لے۔ یہ شخص خنزیر کا گوشت بیچنے کا مجرم ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص خنزیر کے گوشت کو بکرے کا گوشت کہہ کر فروخت کرتا ہے تو اس کا جرم پہلے شخص کے جرم سے کہیں زیادہ سنگین ہے۔ دونوں مجرم ہیں۔ لیکن دونوں کے جرم کی نوعیت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک حرام کو بیچتا ہے حرام کے نام سے جس سے کوئی دھوکہ نہیں۔ ایک حرام کو فروخت کرتا ہے حلال کے نام سے جس سے ہر شخص آسانی سے دھوکہ کھا سکتا ہے۔ بالکل یہی فرق، یہودیوں، عیسائیوں، سکھوں اور ہندوؤں کا قادیانیوں سے ہے۔ یہودی، عیسائی، سکھ اور ہندو وغیرہ اپنے کفر کو کفر کے طور پر پیش کرتے ہیں لیکن قادیانی اپنے کفر کو اسلام کہہ کر پیش کرتا ہے۔ لہٰذا اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ قادیانی زندیق ہیں کیونکہ یہ لوگ بظاہر مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ صحابہ کرامؓ، کلمہ، نماز، روزہ سے ظاہری وابستگی ظاہر کرتے نظر آتے ہیں۔ اگر کوئی قادیانی لاکھ دعویٰ کرے کہ وہ مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتا بلکہ مصلح، ہادی یا امام مانتا ہے تو ایسی صورت میں بھی اسے زندیق سمجھا جائے گا کیونکہ اس نے ایک کذاب مدعی نبوت اور مفتری کو مصلح اور ہادی مانا ہے۔ فقہاء کے نزدیک جو شخص نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کسی مدعی نبوت کو نبی، پیغمبر، مصلح، مجدد، راہبر حتیٰ کہ مسلمان تسلیم کرے، اس کا بھی وہی حکم ہے جو خود مدعی نبوت کا ہے۔

علماء وفقہاء کے نزدیک قادیانی زندیق ہیں جو اسلام کو کفر اور کفر کو اسلام کہتے ہیں۔ شریعت میں زندیق واجب القتل ہے۔ زندیق، مرتد سے بھی زیادہ بدتر اور سنگین ہے۔ کیونکہ مرتد توبہ کر کے دوبارہ اسلام میں داخل ہو تو اس کی توبہ قبول ہے۔ لیکن زندیق کی توبہ قبول نہیں۔ مرتد کی اولاد کے بارے میں فقہاء نے لکھا ہے کہ جس نے خود ارتداد اختیار کیا، وہ اصلی مرتد ہے، اس کو اسلام لانے پر مجبور کیا جائے گا اور اگر وہ اسلام نہ لائے تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔ مرتد والدین کی صلبی اولاد والدین کے تابع ہونے کی وجہ سے حکما مرتد کہلاتی ہے، اس لیے ان کے بالغ ہونے کے بعد ان کو بھی اسلام لانے پر مجبور کیا جائے گا، لیکن اگر وہ اسلام قبول نہ کرے تو اس کو قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ حبس وضرب کی سزا دی جائے گی۔ البتہ تیسری پشت میں مرتد کی اولاد پر مرتد کے احکام جاری نہیں ہوتے، بلکہ عام کافر کے احکام جاری ہوتے ہیں۔ لیکن قادیانیوں کی سو نسلیں بھی بدل جائیں تو ان کا حکم زندیق اور مرتد کا رہے گا۔ سادہ کافر کا حکم نہیں ہوگا، کیونکہ ان کا جو جرم ہے، یعنی کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر کہنا، یہ جرم ان کی آئندہ نسلوں میں پایا جاتا ہے۔

الغرض قادیانی جتنے بھی ہیں، خواہ وہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہوئے ہوں، یا وہ "پیدائشی احمدی" ہوں یعنی قادیانیوں کے گھر میں پیدا ہوئے ہوں اور یہ کفران کو ورثے میں ملا ہو تو ان سب کا ایک ہی حکم ہے یعنی مرتد اور زندیق کا۔ کیونکہ ان کا جرم صرف یہ نہیں کہ وہ اسلام کو چھوڑ کر کافر بنے ہیں بلکہ ان کا جرم یہ ہے کہ دین اسلام کو کفر کہتے ہیں اور اپنے کفر کو اسلام کا نام دیتے ہیں۔ اور یہ جرم ہر قادیانی میں پایا جاتا ہے، خواہ وہ اسلام کو چھوڑ کر قادیانی بنا ہو یا پیدائشی قادیانی ہو۔ اس مسئلہ کو خوب سمجھ لیجئے، بہت سے لوگوں کو قادیانیوں کی صحیح حقیقت معلوم نہیں۔

ان تمام مباحث کا خلاصہ یہ ہے کہ

- جو شخص اسلام چھوڑ کر قادیانی مذہب اختیار کر لے، وہ مرتد بھی ہے اور زندیق بھی۔
- اس کی صلبی اولاد بھی اپنے والدین کے تابع ہونے کی وجہ سے حکما مرتد ہے اور زندیق بھی۔
- اس کی اولاد کی اولاد مرتد نہیں بلکہ خالص زندیق ہے، چاہے ہزار نسلیں ہوں۔ سب زندیق ہیں۔
- مرتد اور زندیق دونوں واجب القتل ہیں، دونوں سے ہر قسم کے معاشی و معاشرتی

تعلقات رکھنا حرام ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کے مفہوم کو اپنے ظاہر پر رکھنا لازم اور ضروری ہے۔ اس میں ہر تاویل، باطل ہوگی جو تاویل کرنے والے کو کفر سے نہیں بچا سکتی۔ قادیانی مذہب کی تمام تر بنیاد تاویلات پر ہے۔ مرزائی لٹریچر کا مطالعہ کرنے والا جانتا ہے کہ یہ گروہ باب تاویل میں باطنیہ جیسے باطل پرست فرقہ سے بھی دو قدم آگے ہے۔ قادیانیوں کے عقائد اور اس پر ان کی تاویلات سراسر زندقہ ہیں۔ فقہاء کے نزدیک اگر کوئی شخص حضور نبی کریم ﷺ کی نبوت کا اعتراف کرتے ہوئے شعائر اسلام کی پابندی بھی دکھائے لیکن ضروریات دین (مثلاً عقیدہ ختم نبوت، عقیدہ حیات ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام، جہاد وغیرہ) کے خلاف عقائد رکھتا ہو تو وہ زندیق ہے۔ یا بعض ضروریات دین کی ایسی من مانی تاویل کرے جو صحابہ کرامؓ، تابعینؒ اور اجماع امت کے سراسر خلاف ہو تو ایسا شخص شریعت میں زندیق ہے۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ بے شک حضور نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں مگر اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد ظلی یا بروزی نبی آ سکتا ہے۔

چاروں آئمہ اس بات پر متفق ہیں کہ زندیق واجب القتل ہے۔ اس لیے کہ اس کی توبہ کا پتہ لگانا دشوار ہے۔ ایک دفعہ خلیفہ ہارون الرشید کے سامنے ایک زندیق پیش کیا گیا۔ خلیفہ نے امام ابو یوسفؒ کو اس سے مناظرہ کرنے کے لیے دربار میں طلب کیا اور حکم دیا کہ آپ اس سے مکالمہ ومناظرہ کریں۔ امام ابو یوسفؒ نے خلیفہ سے کہا: ''اے امیر المومنین! دیر نہ کیجئے، تلوار منگوایئے اور ابھی اس کا سر قلم کیجئے۔ یہ زندیق ہے، مرتد نہیں کہ اس کو مناظرہ سے سمجھایا جائے۔ اس زندیق کا ایک لمحہ بھی زندہ رہنا اسلام کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔''

(تاریخ بغداد از خطیب ابوبکر ج 14 ص 253)

امام الانبیاء، سید الکونین حضرت محمد ﷺ ''فداہ ابی و امی'' کی ختم نبوت پر غیر متزلزل اور پختہ ایمان کسی آدمی کے مومن ہونے کے لیے لازم شرط ہے۔ امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی تشریعی، غیر تشریعی، ظلی، بروزی یا نیا نبی نہیں آئے گا۔ حضور نبی کریم ﷺ پر ہر قسم کی نبوتوں کا خاتمہ ہو چکا ہے اور آپ ﷺ خاتم الانبیاء بمعنی آخر الانبیاء ہیں۔ آپ ﷺ کو تمام انبیاء سابقین علیہم السلام کے بعد آخری نبی ماننا ضروریات دین اور عقائد اسلام میں سے

ہے۔آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا کفر وضلالت ہے۔آپ ﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے، وہ کافر، مرتد، زندیق اور واجب القتل ہے۔قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ اور حضور نبی کریم ﷺ کی تقریباً دو سو دس احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔اس بات پر ایمان ''عقیدۂ ختم نبوت'' کہلاتا ہے۔

ختم نبوت اسلام کا متفقہ، اساسی اور اہم ترین بنیادی عقیدہ ہے۔دین اسلام کی پوری عمارت اس عقیدہ پر کھڑی ہے۔یہ ایک ایسا حساس عقیدہ ہے کہ اگر اس میں شکوک وشبہات کا ذرا سی بھی رخنہ پیدا ہو جائے تو ایک مسلمان نہ صرف اپنی متاع ایمان کھو بیٹھتا ہے بلکہ وہ حضرت محمد ﷺ کی امت سے بھی خارج ہو جاتا ہے۔پوری امت مسلمہ کا اس امر پر اجماع ہے کہ سب سے اوّل نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔جیسا کہ ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ:

''دعوی النبوة بعد نبيّنا صلى الله عليه وسلم كفر بالاجماع.''

''یعنی ہمارے نبی اکرم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ باجماع امت کفر ہے۔''

منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے تمام عقائد ونظریات زنادقہ کے زمرے میں آتے ہیں۔صفحات کی قلت کے پیش نظر ان کے صرف چند زندیقانہ عقائد درج کیے جاتے ہیں۔اس کے مطالعہ سے آپ خود اندازہ لگا لیں کہ قادیانی، دیگر کافروں سے کتنے زیادہ خطرناک اور مہلک ہیں۔

## قادیانی زنادقہ نمبر 1: مرزا قادیانی محمد رسول اللہ ہے (نعوذ باللہ)

قادیانیوں کا سب سے بڑا زندیقانہ عقیدہ یہ ہے کہ جھوٹا مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی بذات خود ''محمد رسول اللہ'' ہے۔(نعوذ باللہ) اس سلسلہ میں مرزا قادیانی دعویٰ کرتا ہے:

- ''پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔''

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 4، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207 از مرزا قادیانی)

- ''میں آدمؑ ہوں، میں نوحؑ ہوں، میں ابراہیمؑ ہوں، میں اسحاقؑ ہوں، میں یعقوبؑ

ہوں، میں اسماعیلؑ ہوں، میں موسیٰؑ ہوں، میں داوٗدؑ ہوں، میں عیسیٰؑ ابن مریم ہوں، میں محمد ﷺ ہوں۔"

(تتمہ حقیقت الوحی صفحہ 521، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کا بیٹا اپنے باپ کے دعویٰ "محمد رسول اللہ" کی تشریح ان الفاظ میں کرتا ہے:

❑ "اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور نبی کریم ﷺ میں کوئی دُوئی (فرق) باقی نہیں کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں جیسا کہ خود مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ **صار وجودی وجودہ** (دیکھو خطبہ الہامیہ صفحہ 171) اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) میری قبر میں دفن کیا جائے گا جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں یعنی مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم ﷺ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا تاکہ اشاعت اسلام کا کام پورا کرے اور **هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله** کے فرمان کے مطابق تمام ادیان باطلہ پر اتمام حجت کر کے اسلام کو دنیا کے کونوں تک پہنچا وے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اتارا تاکہ اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے **آخرین منهم لما یلحقوا بهم** میں فرمایا تھا۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ 104، 105، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

❑ "ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے کسی کو بہت، کسی کو کم۔ مگر مسیح موعودؑ کو تو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ ﷺ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہوگیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبوت نے مسیح موعودؑ کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم ﷺ کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ 113، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

❑ "ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم ﷺ سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے **صار وجودی وجودہ نیز من فرق بینی وبین المصطفیٰ فما عرفنی و ماریٰ** اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا

کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منھم سے ظاہر ہے، پس مسیح موعودؑ خود محمد ﷺ رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں، ہاں اگر محمد ﷺ رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ 158 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

گویا "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے معانی قادیانیوں کے نزدیک "لا الٰہ الا اللہ مرزا رسول اللہ" ہیں۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے لکھا کہ مرزا قادیانی خود محمد رسول اللہ ہے۔ لہٰذا ہم مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ مان کر یہ کلمہ پڑھتے ہیں۔ اس لیے ہمیں نیا کلمہ بنانے کی ضرورت نہیں۔

☐ مرزا قادیانی کا ایک خاص مرید قاضی ظہور الدین اکمل مرزا قادیانی کی شان میں ایک نظم لکھتے ہوئے اپنا یہ عقیدہ اس طرح واضح کرتا ہے۔

"غلام احمد ہے عرش رب اکرم
مکاں اس کا ہے گویا لامکاں میں
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
شرف پایا ہے نوع انس و جاں میں
محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں"

(اخبار بدر قادیان 25 اکتوبر 1906ء)

جب اس دلخراش قصیدہ پر اعتراض ہوا تو قادیانی قیادت نے جلتی پر تیل کی طرح جو جواب دیا، وہ نہایت افسوسناک ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

"یہ وہ نظم ہے جو حضرت مسیح موعود کے حضور میں پڑھی گئی اور خوشخط لکھے ہوئے قطعے کی صورت میں پیش کی گئی اور حضور اسے اپنے ساتھ اندر لے گئے۔ پھر یہ نظم اخبار بدر 25 اکتوبر

1906ء میں چھپی اور شائع ہوئی۔ پس حضرت مسیح موعود کا شرف سماعت حاصل کرنے اور جزاکم اللہ تعالیٰ کا صلہ پانے اور اس قطعے کو اندر خود لے جانے کے بعد کسی کو حق ہی کیا پہنچتا ہے کہ اس پر اعتراض کر کے اپنی کمزوری ایماں وقلت عرفاں کا ثبوت دے۔''

(اخبار روزنامہ ''الفضل'' 23 اگست 1944ء ص 4)

قادیانیوں سے سوال کرنا چاہیے کہ کیا صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، امت مسلمہ کے مفسرینؒ، محدثینؒ، بزرگان دینؒ، اکابرینؒ بھی یہی عقیدہ رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو قادیان میں دوبارہ مبعوث کرے گا؟ (نعوذ باللہ)

اس زندیقانہ عقیدہ کے باوجود قادیانی خود کو مسلمان کہتے ہیں۔ اس کفریہ عقیدہ کو عین اسلام کہتے ہیں۔ اس عقیدہ کے نہ ماننے والے کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ گویا اگر کوئی شخص مرزا قادیانی کو ''محمد رسول اللہ'' تسلیم نہ کرے یا کلمہ طیبہ میں ''محمد رسول اللہ'' سے مراد مرزا قادیانی نہ لے تو وہ قادیانیوں کے نزدیک مسلمان نہیں ہے۔ آپ خود فیصلہ کریں کہ اس سے بڑا بھیانک جرم اور کیا ہو سکتا ہے؟

ستم ظریفی یہ ہے کہ قادیانی اپنے اس عقیدہ کو اسلام کے نام پر پیش کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ وہ تقریر وتحریر کے ذریعے اپنے اس زندیقانہ عقیدہ کی بھرپور تشہیر کرتے ہیں اور اگر انھیں منع کیا جائے تو وہ مظلوم بن جاتے ہیں اور پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ انھیں اپنے مذہبی عقیدہ کے مطابق زندگی بسر کرنے سے روکا جا رہا ہے۔ یہ حقوق انسانی کی خلاف ورزی اور آزادی اظہار پر قدغن ہے۔ سوچنا چاہیے کہ یہ کیسی آزادی ہے کہ جس سے اکثریت کی دل آزاری ہوتی ہو، بلاشبہ اس عقیدہ کی بناء پر ہر قادیانی زندیق ہے کہ وہ اپنے کفر کو اسلام کہتا اور لوگوں کو اس کی تبلیغ کرتا ہے۔

## قادیانی زنادقہ نمبر 2: حضور نبی کریم ﷺ کی توہین

- قادیانیوں کا عقیدہ ہے: ''آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب ...... عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور یہ تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔'' (نعوذ باللہ)

(مرزا قادیانی کا مکتوب، اخبار الفضل قادیان 22 فروری 1924ء)

- قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے

حتیٰ کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔" (نعوذ باللہ)

(مرزا بشیر الدین محمود کی ڈائری، اخبار الفضل قادیان نمبر 5، جلد 10، 17 جولائی 1922ء)

☐ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی کی شخصیت تمام انبیاء کرام بشمول حضرت محمد ﷺ کا مجموعہ ہے۔ (حقیقت الوحی ص 73 مندرجہ روحانی خزائن ج 22 ص 76 از مرزا قادیانی)

قارئین کرام! آپ خود فیصلہ کریں کہ ایسے گستاخانہ اور زہریلے عقائد رکھنے والا کتنا بڑا بھیانک کافر ہوگا۔ راجپال، سلمان رشدی اور قادیانیوں میں کیا فرق باقی رہ گیا ہے؟ ظلم یہ ہے کہ وہ ایسے عقائد کو اسلام کہتے ہیں۔ خود کو مسلمان کہتے ہیں اور اگر کوئی شخص تنقید کرے کہ آپ شان رسالت ﷺ میں توہین کے مرتکب ہوئے ہیں تو قادیانی ایسے شخص کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ اس کو زندقہ کہتے ہیں۔

## قادیانی زنادقہ نمبر 3: نبوت جاری ہے

قادیانی ختم نبوت کے منکر ہیں جو اسلام کا قطعی عقیدہ ہے۔ وہ مسلمانوں کے اس اہم عقیدہ کو مردہ، لعنتی، شیطانی اور قابل نفرت عقیدہ کہتے ہیں۔ (نعوذ باللہ)

(ملفوظات ج 10 ص 127 از مرزا قادیانی، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 183، 139,138، مندرجہ روحانی خزائن ج 21 ص 354,306 از مرزا قادیانی)

☐ مرزا قادیانی کہتا ہے: "مبارک ہے وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ 56، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 61 از مرزا قادیانی)

☐ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ پاخانوں کی نجاست اٹھانے والا چوڑا بھنگی جو چور ہو، زانی ہو، جیل میں قید بھی رہ چکا ہو۔ اس کی ماں، دادیاں اور نانیاں بھی ایسے ہی نجس کاموں میں مشغول رہی ہوں، وہ مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے ہوں، اگر مسلمان ہو جائیں تو وہ نبی اور رسول بن سکتے ہیں۔

(تریاق القلوب ص 152 مندرجہ روحانی خزائن ج 15 ص 279، 280 از مرزا قادیانی)

قادیانی عقیدہ ختم نبوت کے سلسلے میں مختلف زندیقانہ تاویلات کرتے ہیں کہ خاتم النبیین کا معنی نبیوں کی مہر ہے۔ یعنی پہلے اللہ تعالیٰ نبوت عطا کرتے تھے لیکن اب حضور نبی

کریم ﷺ کی اطاعت سے نبوت ملے گی۔ یعنی جو شخص آپ ﷺ کی اطاعت اور اتباع کرے گا، آپ ﷺ اس پر مہر لگا دیں گے اور وہ نبی بن جائے گا۔ کبھی کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے سے پہلوں کے لیے آخری ہیں، آئندہ آنے والے نبیوں کے لیے نہیں۔ کبھی کہتے ہیں: ''نبوت کسبی ہے، وہبی نہیں۔'' یعنی ہر شخص اپنی محنت و کوشش اور ریاضت و مجاہدات سے نبی بن سکتا ہے۔ کبھی کہتے ہیں کہ نبوت بھی ایک نعمت ہے، امتِ محمدیہ اس سے کیوں محروم ہوگئی ہے؟ اسے ہمیشہ جاری رہنا چاہیے۔

ان کفریہ عقائد کے باوجود قادیانی خود کو مسلمان کہتے ہیں اور ان عقائد کے نہ ماننے والوں کو کافر۔ اسے کہتے ہیں زنادقہ یعنی نام اسلام کا لیتے ہیں لیکن اپنے کفریہ عقائد کو اسلام کے نام پر پیش کرتے ہیں۔ کس قدر ظلم اور ناانصافی کی بات ہے کہ ساڑھے چودہ سو سال سے امت مسلمہ میں تواتر کے ساتھ رائج اس متفقہ اور غیر متزلزل عقیدہ کے ماننے والوں کو کافر کہا جا رہا ہے۔

## قادیانی زنادقہ نمبر 4: قرآن مجید مرزا قادیانی پر نازل ہوا

- قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید، مرزا قادیانی پر دوبارہ اترا۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کا بیٹا لکھتا ہے: ''ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ اسی لیے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہؐ (مرزا قادیانی) کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قرآن شریف اتارا جاوے۔''

(کلمۃ الفصل صفحہ 173 از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

- مرزا قادیانی کا کہنا ہے: ''قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 77 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

- وہ مزید کہتا ہے: ''مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر۔'' (اربعین نمبر 4 صفحہ 19، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 454 از مرزا قادیانی)
- قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید میں تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ درج ہے۔ مکہ، مدینہ، قادیان۔ (ازالہ اوہام ص 40 مندرجہ روحانی خزائن ج 3 ص 140 از مرزا قادیانی)
- قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید قادیان کے قریب نازل ہوا۔ اس سلسلہ میں

مرزا قادیانی نے قرآن مجید کی آیات میں تحریف بھی کی۔ صرف ایک نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔

- ''انا انزلناہ قریباً من القادیان. وباالحق انزلناہ و بالحق نزل صدق اللّٰہ ورسولہ .

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص 59 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

- قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات مرزا قادیانی پر نازل ہوئی ہیں۔ اب ان آیات کے مصداق حضرت محمد ﷺ نہیں بلکہ مرزا قادیانی ہے۔ (نعوذ باللہ)

- ''انا اعطینک الکوثر. فصل لربک وانحر. ان شانئک ھو الابتر.''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 73، طبع چہارم از مرزا قادیانی)

- ''ورفعنالک ذکرک''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 74 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

- ''تبت یدا ابی لھب و تب''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 198 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

- محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم.

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 73 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

- یٰسٓ والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین.

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 398 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

- ''ومَا ارسلنٰک اِلَّا رحمۃ للعالمین''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 64 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

اسے کہتے ہیں زنادقہ۔ سب جانتے ہیں کہ قرآن مجید کی مذکورہ آیات حضور نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی ہیں۔ مگر قادیانی کہتے ہیں کہ یہ آیات مرزا قادیانی پر نازل ہوئی ہیں (نعوذ باللہ) اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور ہمارا مذہب اسلام ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیات آنجہانی مرزا قادیانی پر نازل نہیں ہوئیں تو قادیانیوں کے نزدیک ایسا شخص کافر اور مرتد ہے اور یہ ہے زندقہ جس کا مرتکب ہر قادیانی ہے۔

## قادیانی زنادقہ نمبر 5: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

- قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دینے، بدزبانی اور جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ انہوں نے انجیل چرا کر لکھی۔ ان کا کوئی معجزہ نہیں بلکہ معجزہ مانگنے والوں کو

گندی گالیاں دیتے تھے۔آپ کے ہاتھ میں سوائے مکروفریب کے اور کچھ نہیں تھا۔

(انجام آتھم حاشیہ ص 7,6,5 مندرجہ روحانی خزائن ج 11 ص 289 تا 291 از مرزا قادیانی)

- قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔

(کشتی نوح ص 73 مندرجہ روحانی خزائن ج 19 ص 71 از مرزا قادیانی)

- قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی تھیں۔آپ کنجریوں سے صحبت کرتے تھے۔

(انجام آتھم حاشیہ ص 7 مندرجہ روحانی خزائن ج 11 ص 291 از مرزا قادیانی)

- قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت مریم نے ناجائز حمل کی وجہ سے یوسف نجار نامی ایک شخص سے نکاح کیا۔پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اپنی والدہ حضرت مریم علیہم السلام کے نکاح کے دو ماہ بعد پیدا ہوئے۔

(کشتی نوح ص 20 مندرجہ روحانی خزائن ج 19 ص 18 ، چشمہ مسیحی ص 24 مندرجہ روحانی خزائن ج 20 ص 356,355 از مرزا قادیانی)

انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کا خاص انتخاب ہوتے ہیں۔ وہ معصوم عن الخطاء ہوتے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کی شان اقدس میں معمولی سی بھی گستاخی ایک شخص کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسولوں میں سے ہیں۔ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں کئی آیات نازل ہوئی ہیں۔لیکن آنجہانی مرزا قادیانی نے آپ کے متعلق جو بازاری زبان استعمال کی ہے، وہ قابل صد نفرین ہے۔ افسوس! ہر قادیانی اپنے گرو مرزا قادیانی کی اتباع میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہی گستاخانہ عقائد رکھتا ہے، اس کی تشہیر کرتا ہے اور اس کی تبلیغ کرتا ہے۔اس کے باوجود وہ اپنے مذہب کو اسلام اور خود کو مسلمان کہتا ہے۔اسے کہتے ہیں زندقہ۔

## قادیانی زنادقہ نمبر 6: دیگر مقدس ہستیوں و مقامات کی توہین

- قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی کے ساتھی صحابہ کرام ہیں۔

(سیرت المہدی ج 3 ص 128 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

- قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی کی بیوی ام المومنین ہے۔

(ملفوظات احمدیہ ج اول ص 555 از مرزا قادیانی)

- قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی کا خاندان اہل بیت ہے۔

(درثمین ص45 از مرزا قادیانی)

- قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی 100 امام حسینؓ کے برابر ہے۔

(نزول المسیح ص 101 مندرجہ روحانی خزائن ج 18 ص 477 از مرزا قادیانی)

- قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ جہاد حرام ہے۔ اب جو جہاد کرتا ہے وہ خدا کا دشمن ہے۔

(تحفہ گولڑویہ ضمیمہ ص 41 مندرجہ روحانی خزائن ج 17 ص 77، 78 از مرزا قادیانی)

- قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ قادیان (مرزا قادیانی کی جنم بھومی) جانے پر حج سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام ص 352 مندرجہ روحانی خزائن ج 5 ص 352 از مرزا قادیانی)

- قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں اور دوسرے اس سلطنت (انگریز) کی جس نے امن قائم کیا ہوا ہے جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں قادیانیوں کو پناہ دی، سو وہ سلطنت برطانیہ ہے۔

(شہادت القرآن صفحہ 84، مندرجہ روحانی خزائن ج 6 ص 380 از مرزا قادیانی)

مسجد اقصیٰ امت مسلمہ کا قبلہ اول ہے۔ یہ حضور سرور کائنات ﷺ کے سفر معراج کی پہلی منزل تھی۔ یہاں تمام انبیاء کرام نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ آپ ﷺ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی معیت میں یہاں سے ہفت افلاک طے کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچے۔ جبکہ آنجہانی مرزا قادیانی مسجد اقصیٰ کے بارے میں کہتا ہے:

- "والمسجد الاقصے المسجد الذی بناہ المسیح الموعود فی القادیان" مسجد اقصیٰ سے مراد وہ مسجد ہے جسے قادیان میں مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بنایا۔

(خطبہ الہامیہ ص 25 مندرجہ روحانی خزائن ج 16 ص 25 از مرزا قادیانی)

- "معراج میں جو آنحضرت ﷺ مسجد الحرام سے مسجد اقصےٰ تک سیر فرما ہوئے، وہ مسجد اقصےٰ یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے۔" (خطبہ الہامیہ ص 22 مندرجہ روحانی خزائن ج 16 ص 22 از مرزا قادیانی)

مندرجہ بالا قادیانی عقائد اس قدر گستاخانہ اور دل آزار ہیں کہ یہ ہر مسلمان کے لیے ناقابل برداشت ہیں لیکن افسوس قادیانی ان عقائد کو اسلام کے نام پر پیش کرتے ہیں۔ وہ ان

عقائد کو اسلامی عقائد کا نام دیتے ہیں، اسے کہتے ہیں زندقہ۔

قادیانی اپنے کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر کہتے ہیں۔ مرزا قادیانی کے آنے کے بعد دنیا میں موجود ایک ارب بیس کروڑ مسلمان کافر ہو گئے کیونکہ وہ مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے۔ حتیٰ کہ جنھوں نے مرزا قادیانی کا نام بھی نہیں سنا، وہ بھی مسلمان نہیں رہے۔ گویا مسلمانوں کی تعداد سوا ارب سے کم ہو کر ہزاروں میں رہ گئی۔ اب قادیانیوں/ مرزائیوں کے نزدیک مسلمان ہونے کے لیے مرزا قادیانی کو ماننا لازم ہے، اگر کوئی شخص حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سچی اطاعت میں ساری زندگی گزار دے مگر مرزا قادیانی کو نہ مانے تو اس کی نجات ممکن نہیں۔ اس سلسلہ میں چند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

- ❑ **"تلک کتب ینظر الیها کل مسلم بعین المحبة والمودة و ینفع من معارفها ویقبلنی و یصدق دعوتی الا ذریة البغایا."**

ترجمہ: "میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر کنجریوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 547، 548 مندرجہ روحانی خزائن ج 5 ص 547، 548 از مرزا قادیانی)

- ❑ "دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے۔ اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔"

(نجم الہدیٰ ص 53 مندرجہ روحانی خزائن ج 14 ص 53 از مرزا قادیانی)

- ❑ "ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰؑ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰؑ کو نہیں مانتا یا عیسیٰؑ کو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا اور یا محمدؐ کو مانتا ہے پر مسیح موعودؑ (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا، وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

(کلمۃ الفصل ص 110 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

- ❑ "خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں ہے۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص 519 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

- ❑ "کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انھوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے

خارج ہے۔" (آئینہ صداقت ص 35 مندرجہ انوار العلوم ج 6 ص 110 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)

□ بقول مرزا قادیانی اُسے الہام ہوا کہ "جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔" (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص 280 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

قادیانیوں کے ان زندیقانہ عقائد کی بناء پر ملک کی منتخب جمہوری حکومت نے متفقہ طور پر 7 ستمبر 1974 کو انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور آئین پاکستان کی شق (3)260 میں اس کا اندراج کر دیا۔ جمہوری نظامِ حکومت میں کوئی بھی اہم فیصلہ ہمیشہ اکثریتی رائے کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ دنیا کی تاریخ کا واحد واقعہ ہے کہ حکومت نے فیصلہ کرنے سے پہلے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر کو پارلیمنٹ کے سامنے اپنا نکتہ نظر پیش کرنے کے لیے بلایا۔ اسمبلی میں اس کے بیان کے بعد حکومت کی طرف سے اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار نے قادیانی عقائد کے حوالے سے اُس پر جرح کی جس کے جواب میں مرزا ناصر نے نہ صرف مذکورہ بالا تمام عقائد و نظریات کا برملا اعتراف کیا بلکہ باطل تاویلات کے ذریعے ان کا دفاع بھی کیا۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ قادیانی، پارلیمنٹ کے اس متفقہ فیصلے کو تسلیم کرنے سے یکسر انکاری ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ دنیا کی کوئی حکومت، پارلیمنٹ یا کوئی اور ادارہ انہیں ان کے عقائد کی بناء پر غیر مسلم قرار نہیں دے سکتا بلکہ اُلٹا وہ مسلمانوں کو کافر اور خود کو مسلمان کہتے ہیں اور آئین میں دی گئی اپنی حیثیت تسلیم نہیں کرتے، اسے کہتے ہیں زندقہ۔

قادیانی پوری دنیا میں شور مچاتے ہیں کہ پاکستان میں ہم پر ظلم ہو رہا ہے۔ ہمارے حقوق غصب کئے جا رہے ہیں۔ ہمیں آزادی اظہار نہیں ہے۔ وہ کبھی اقوام متحدہ سے اپیلیں کرتے ہیں، کبھی یہودیوں اور عیسائیوں سے دباؤ ڈلواتے ہیں۔ حالانکہ ہم بڑی سادہ سی جائز بات کہتے ہیں کہ تم مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ نہ کہو۔ کلمہ طیبہ مسلمانوں کا ہے۔ تم اس پر قبضہ نہ کرو یعنی شراب پر زم زم کا لیبل نہ لگاؤ۔ کتے اور خنزیر کا گوشت حلال ذبیحہ کا نام پر فروخت نہ کرو۔ اپنے کفر اور زندقہ کو اسلام نہ کہو۔ لیکن قادیانی اس سے باز نہیں آتے بلکہ اپنے کفریہ عقائد و نظریات کی بھرپور تبلیغ و تشہیر کرتے ہیں۔

قادیانیوں کا نبی الگ، قرآن الگ، شریعت الگ، کلمہ الگ، امت الگ ہے۔ اس سلسلہ میں قادیانی جماعت کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کا اعترافی بیان ملاحظہ فرمائیں۔

''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں (مسلمانوں) سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریمؐ، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوۃ، غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان (مسلمانوں) سے اختلاف ہے۔''

(خطبہ جمعہ مرزا بشیر الدین خلیفہ قادیان، مندرجہ اخبار ''الفضل'' قادیان، ج 19، نمبر 13، مورخہ 30 جولائی 1931ء)

اس کے باوجود قادیانی اپنے مذہب کو اسلام کہتے ہیں اور ہمارے دین کا نام کفر رکھتے ہیں یعنی مرزا قادیانی کا دین اسلام، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا دین کفر۔ کیسی عجیب بات ہے کہ مرزا قادیانی سے پہلے حضور نبی کریم ﷺ کا دین اسلام اور اس کے ماننے والے مسلمان، مرزا قادیانی کی آمد کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کا دین کفر اور اس کے ماننے والے کافر۔ (نعوذ باللہ) اس لحاظ سے مرزا قادیانی کے دو جرم ہوئے۔ ایک یہ کہ نبوت کا دعویٰ کر کے اپنا الگ مذہب بنایا اور اس کا نام اسلام رکھا۔ دوسرا یہ کہ حضرت محمد ﷺ کے دین اسلام کو کفر کہا۔

قادیانیوں کو شعائر اسلامی کے استعمال اور اس کی توہین سے روکنے کے لیے 26 اپریل 1984ء کو حکومت پاکستان نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس کی رو سے قادیانی اپنے مذہب کے لیے اسلامی اصطلاحات استعمال نہیں کر سکتے۔ قادیانیوں نے اس پابندی کو وفاقی شرعی عدالت، لاہور ہائی کورٹ، کوئٹہ ہائی کورٹ وغیرہ میں چیلنج کیا جہاں انھیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ بالآخر قادیانیوں نے پوری تیاری کے ساتھ سپریم کورٹ آف پاکستان میں اپیل دائر کی کہ انھیں شعائر اسلامی استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فل بنچ نے اس کیس کی مفصل سماعت کی۔ دونوں اطراف سے دلائل و براہین دیے گئے۔ اصل کتابوں سے متنازع ترین حوالہ جات پیش کیے گئے۔ یہ بھی یاد رہے کہ سپریم کورٹ کے یہ جج صاحبان کسی دینی مدرسہ یا اسلامی دارالعلوم کے مفتی صاحبان نہیں تھے بلکہ انگریزی قانون پڑھے ہوئے تھے۔ ان کا کام آئین و قانون کے تحت انصاف مہیا کرنا ہوتا ہے۔ فاضل جج صاحبان نے جب قادیانی عقائد پر نظر دوڑائی تو وہ لرز کر رہ گئے۔ فاضل جج صاحبان کا کہنا تھا کہ قادیانی اسلام کے نام پر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں جبکہ دھوکہ دینا کسی کا بنیادی حق نہیں ہے اور نہ ہی اس سے

کسی کے حقوق سلب ہوتے ہیں۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فل بنچ کے تاریخی فیصلہ ظہیرالدین بنام سرکار، (1993 SCMR 1718) کی رو سے کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا اور نہ ہی اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکتا ہے۔ خلاف ورزی کی صورت میں وہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295-C اور 298-C کے تحت سزائے موت کا مستوجب ہے۔ اس کے باوجود قادیانی آئین، قانون اور اعلیٰ عدالتی فیصلوں کا مذاق اڑاتے ہوئے خود کو مسلمان کہلواتے، اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے، گستاخانہ لٹریچر تقسیم کرتے، شعائر اسلامی کا تمسخر اڑاتے اور اسلامی مقدس شخصیات و مقامات کی توہین کرتے ہیں۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ قادیانیوں کی ان آئین شکن، خلاف قانون اور انتہائی اشتعال انگیز سرگرمیوں پر قانون نافذ کرنے والے ادارے مجرمانہ غفلت اور خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں جس سے بعض اوقات لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے۔ خود سپریم کورٹ کے فل بنچ نے اپنے نافذ العمل فیصلہ میں لکھا:

> ''ہر مسلمان کے لیے جس کا ایمان پختہ ہو، لازم ہے کہ رسول اکرمؐ کے ساتھ اپنے بچوں، خاندان، والدین اور دنیا کی ہر محبوب ترین شے سے بڑھ کر پیار کرے۔'' (''صحیح بخاری'' ''کتاب الایمان''، ''باب حب الرسول من الایمان'') کیا ایسی صورت میں کوئی کسی مسلمان کو موردالزام ٹھہرا سکتا ہے۔ اگر وہ ایسا دل آزار مواد جیسا کہ مرزا صاحب نے تخلیق کیا ہے سننے، پڑھنے یا دیکھنے کے بعد اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے؟
>
> ''ہمیں اس پس منظر میں قادیانیوں کے صد سالہ جشن کی تقریبات کے موقع پر قادیانیوں کے علانیہ رویہ کا تصور کرنا چاہیے اور اس ردعمل کے بارے میں سوچنا چاہیے، جس کا اظہار مسلمانوں کی طرف سے ہو سکتا تھا۔ اس لیے اگر کسی قادیانی کو انتظامیہ کی طرف سے یا قانوناً شعائر اسلام کا علانیہ اظہار کرنے یا انہیں پڑھنے کی اجازت دے دی جائے تو یہ اقدام اس کی شکل میں ایک اور ''رشدی'' (یعنی رسوائے زمانہ گستاخ رسول ملعون سلمان رشدی جس نے شیطانی آیات نامی کتاب میں حضور ﷺ کی شان میں بے حد توہین کی) تخلیق کرنے کے مترادف ہوگا۔ کیا اس صورت میں انتظامیہ اس کی جان، مال اور آزادی کے تحفظ کی ضمانت دے سکتی ہے

اور اگر دے سکتی ہے تو کس قیمت پر؟ ردعمل یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی قادیانی سرعام کسی پلے کارڈ، بیج یا پوسٹر پر کلمہ کی نمائش کرتا ہے یا دیوار یا نمائشی دروازوں یا جھنڈیوں پر لکھتا ہے یا دوسرے شعائر اسلامی کا استعمال کرتا یا انہیں پڑھتا ہے تو یہ علانیہ رسول اکرمؐ کے نام نامی کی بے حرمتی اور دوسرے انبیائے کرام کے اسمائے گرامی کی توہین کے ساتھ ساتھ مرزا صاحب کا مرتبہ اونچا کرنے کے مترادف ہے جس سے مسلمانوں کا مشتعل ہونا اور طیش میں آنا ایک فطری بات ہے اور یہ چیز نقض امن عامہ کا موجب بن سکتی ہے، جس کے نتیجہ میں جان و مال کا نقصان ہوسکتا ہے۔"

(ظہیر الدین بنام سرکار 1993 SCMR 1718ء)

سپریم کورٹ نے اپنے فیصلہ میں مزید لکھا:

"ہم یہ بھی نہیں سمجھتے کہ قادیانیوں کو اپنی شخصیات، مقامات اور معمولات کے لیے نئے خطاب، القاب یا نام وضع کرنے میں کسی دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آخر کار ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں اور دیگر برادریوں نے بھی تو اپنے بزرگوں کے لیے القاب و خطاب بنا رکھے ہیں۔"

- جناب جسٹس عبدالقدیر چوہدری صاحب
- جناب جسٹس محمد افضل لون صاحب
- جناب جسٹس سلیم اختر صاحب
- جناب جسٹس ولی محمد خاں صاحب

(ظہیر الدین بنام سرکار 1993 SCMR 1718ء)

اسلامی شریعت اور قانون نہ ہونے کی وجہ سے تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ قادیانی زندیقوں کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ کافروں سے بائیکاٹ کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

❁ **لایتخذ المومنون الکافرین اولیاء من دون المومنین ومن یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شیء** (آل عمران: 28)

مومنوں کو چاہیے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں (یہودیوں، عیسائیوں، قادیانیوں) کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی کسی حمایت میں نہیں۔

❁ لا تجد قوما یومنون باللّٰہ والیوم الآخر یوادون من هاد اللّٰہ ورسولہ ولو کانوا آبآء ھم او ابناء ھم او اخوانھم او عشیرتھم. (مجادلۃ:22)

اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے۔ گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ کے ہی کیوں نہ ہوں؟

❁ یاایھا الذین امنو لا تتخذوا عدوی و عدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودۃ وقد کفروا بما جاء کم من الحق. (ممتحنہ:1)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو میرے اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمھارے پاس آچکا ہے۔ کفر کرتے ہیں۔

❁ یایھا الذین امنو لا تتخذو ابآء کم و اخوانکم اولیآء ان استحبو الکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولئک ھم الظلمون. (التوبہ:23)

اے ایمان والو! اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ، اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ تم میں سے جو بھی ان سے محبت رکھے گا، وہ پورا ظالم ہے۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: آخری زمانہ میں بڑے کذاب ہوں گے جو تمھارے پاس ایسی باتیں لائیں گے جن کو تم نے نہ سنا ہوگا، نہ تمھارے باپ دادا نے، تم ان سے دور رہنا (یاد رہے) وہ تم سے دور رہیں، وہ تم کو گمراہ نہ کریں اور تم کو فتنہ میں نہ ڈالیں۔ (صحیح مسلم جلد اول صفحہ 10)

امام ابن قدامہ نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ مرتد کو توبہ کی ترغیب دی جائے گی لیکن زندیق کو توبہ کی ترغیب نہیں دی جائے گی۔ حضرت علیؓ کے پاس ایک شخص لایا گیا جو عیسائی ہو گیا آپ نے اسے توبہ کرنے کے لیے کہا، اس نے انکار کر دیا جس پر اس کی گردن اڑا دی گئی۔ ایک گروہ حضرت علیؓ کے پاس لایا گیا جو نمازیں تو پڑھتے تھے لیکن زندیق تھے جس کی عادل گواہوں نے شہادت بھی دی۔ انھوں نے بے دینی سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا دین تو صرف اسلام ہے۔ آپ نے ان لوگوں سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا اور ان کی گردن اڑا دی۔ پھر آپ نے فرمایا "تمھیں معلوم ہے کہ میں نے نصرانی کو کیوں توبہ کی ترغیب دی تھی؟ میں نے اس لیے ایسا کیا تھا کہ اس نے اپنے دین کا اظہار کر دیا تھا، لیکن زندیقوں کا یہ ٹولہ جس کے

خلاف ثبوت بھی مہیا ہو گئے تھے، اسے میں نے اس لیے قتل کر دیا کہ یہ اپنے کفر کو کفر کہنے سے انکاری تھے، حالانکہ ان کے خلاف گواہی قائم ہو چکی تھی۔" (المغنی ابن قدامہ 141/8)

قادیانی / مرزائی اسلام کے باغی ہیں اور دنیا کا اصول ہے کہ باغیوں سے کسی قسم کے کوئی تعلقات نہیں رکھے جاتے بلکہ باغیوں سے تعلق رکھنے والا بھی باغی تصور کیا جاتا ہے۔ قادیانیوں سے کوئی تعلق رکھنا بالواسطہ ان کے زندیقانہ عقائد کی حوصلہ افزائی کے مترادف ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو اسلامی حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان فتنہ پرداز مرتدین پر حدیث رسول ﷺ "مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ" کے مطابق شرعی تعزیر نافذ کر کے اس فتنہ کا قلع قمع کرے اور اسلام اور ملت اسلامیہ کو اس فتنہ کی یورش سے بچائے۔ مفکر پاکستان حضرت علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا: "قادیانیت، یہودیت کا چربہ ہے۔ قادیانی، اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔" لہٰذا مسلمانوں کو ان سے کسی بھی قسم کی رواداری برتنا قطعی طور پر حرام ہے کیونکہ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ حقیقت میں ان کا مقصد حیات و وفاتِ مسیح یا آمد مہدی کا موضوع چھیڑ کر آنجہانی مرزا قادیانی کی نبوت و رسالت کو تسلیم کروانا ہے۔ قادیانیوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات، سلام و کلام، میل جول، کھانا پینا، اُٹھنا بیٹھنا، شادی غمی میں شرکت کرنا یا کرانا، ہر طرح کے معاشی، معاشرتی، سیاسی تعلقات رکھنا قطعی حرام ہے۔ ان سے تجارت، لین دین، خرید و فروخت، ان کے سکولوں، ہوٹلوں، ریسٹورانوں اور ہسپتالوں میں جانا حرام ہے۔ ان کا جنازہ جائز نہیں، ان کے لیے دعائے مغفرت کی اجازت نہیں۔ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ دنیا کی عارضی زندگی میں کافر و مسلمان کو اکٹھی سکونت کو گوارا نہیں فرمایا گیا تو قبر کی طویل ترین زندگی میں اس اجتماع کو کیسے گوارا کیا جاسکتا ہے۔ کسی قادیانی کو لڑکی دینا یا لینا حرام ہے۔ اس سے ایک مسلمان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ کسی قادیانی کا ذبیحہ حلال اور جائز نہیں بلکہ حرام اور مردار ہے۔

اے شمع ختم نبوت ﷺ کے پروانو! آؤ ہم بھی اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں، کیا ہمارے قادیانیوں کے ساتھ معاشی اور معاشرتی تعلقات تو نہیں؟ کیا ہمارا کوئی دوست مرزائی تو نہیں؟ کیا ہم قادیانیوں کے ساتھ کھاتے پیتے تو نہیں؟ کیا ہمارا کسی قادیانی کے ساتھ کوئی کاروبار تو نہیں؟ کیا ہم قادیانیوں کی مصنوعات مثلاً شیزان وغیرہ کا استعمال تو نہیں کرتے؟ کیا ہم قادیانیوں کے بیاہ شادیوں و دیگر تقریبات میں شریک تو نہیں ہوتے یا انھیں

اپنے ہاں مدعو تو نہیں کرتے؟ کیا وہ ہمارے کسی عزیز کی نماز جنازہ تو نہیں پڑھتے اور اپنے کسی مردے کو ہمارے قبرستان میں دفن تو نہیں کرتے؟ اگر ایسا ہے تو پھر سوچیے! کیا ہم مسلمان ہیں؟ کیا ہم نبی آخرالزمان ﷺ کے امتی ہیں؟ کیا ہمیں بروز محشر شفاعت محمدی ﷺ نصیب ہوگی؟ خدارا غور کیجئے اور فکر کیجئے! سیدنا حضرت علیؓ کا ارشاد ہے: "ایک گھڑی کا فکر زندگی بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔"

قادیانی اسلامی شعائر کو مسخ کر کے اسلام کا مذاق اڑاتے اور مار آستین بن کر مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو منتشر کرنے کے درپے ہیں۔ وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکا ڈالتے اور تمام عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف رہتے ہیں۔ وہ ہر سطح پر مسلمانوں کو جانی و مالی ہر طرح کا نقصان پہنچانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتے۔ ان وجوہات کی بناء پر اسلام ان کے ساتھ سخت معاملہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ رواداری کی اجازت ان کافروں سے ہے جو محارب اور موذی نہ ہوں۔ قادیانی اپنی شرانگیزیوں کے باعث اس زمرے میں نہیں آتے۔ اسلامی حکومت کو چاہیے کہ وہ اس فتنہ کا مکمل قلع قمع کرے اور اگر حکومت یہ فریضہ سرانجام نہ دے تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ان کا مکمل سماجی و معاشی مقاطعہ اور بائیکاٹ کریں۔ اگر وہ اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے ان کے بائیکاٹ ایسے ہلکے سے اقدام سے بھی کوتاہی کرتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے مجرم ہوں گے۔ بائیکاٹ کے سلسلہ میں سیرت کی کتابوں سے ہمیں ایک ایسا اہم واقعہ ملتا ہے کہ خود حضور نبی کریم ﷺ نے تین کبار صحابہؓ حضرت کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہم کی لغزش کی پاداش میں ان کے بائیکاٹ کا حکم دیا۔ فرمایا: **لا تجالسوھم و لا تکلموھم** نہ ان کے ساتھ بیٹھو اور نہ ان سے بات چیت کرو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی (سورۃ توبہ: 102، 103) کے ذریعے ان کی براءت کا اعلان کیا گیا۔ سوچنا چاہیے کہ اگر صحابۂ کرامؓ کا بائیکاٹ ہو سکتا ہے تو زندیق قادیانیوں کا بائیکاٹ کیوں نہیں؟

ہر زمانہ کے مسلمان اسی بائیکاٹ کے ذریعہ اصلاح معاشرہ کرتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ صحابۂ کرامؓ اور ان کے بعد والے ہر زمانہ کے ایمان والوں کی یہ عادت رہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے مخالفوں، دشمنوں کے ساتھ بائیکاٹ کرتے رہے حالانکہ ان ایمانداروں کو دنیاوی طور پر ان مخالفین کی احتیاج بھی ہوتی تھی لیکن وہ مسلمان

خدا تعالیٰ کی رضا کو اس پر ترجیح دیتے ہوئے بائیکاٹ کرتے تھے۔ (شرح مشکوٰۃ، جلد 10 ص 290) یہ بائیکاٹ قرآن وحدیث کے عین مطابق ہے بلکہ سید عالم ﷺ نے عملی طور پر بھی اس کو نافذ فرمایا۔ جب غزوۂ خیبر میں آپ ﷺ نے یہودیوں کا محاصرہ کیا اور یہودی قلعہ میں محصور ہو گئے اور کئی دن گزر گئے تو ایک یہودی آیا اور اس نے کہا اے ابوالقاسم! اگر آپ مہینہ بھر ان کا محاصرہ رکھیں تو ان کو پروا نہیں کیونکہ ان کے قلعہ کے نیچے پانی ہے، وہ رات کے وقت قلعہ سے اترتے ہیں اور پانی پی کر واپس چلے جاتے ہیں، اگر آپ ان کا پانی بند کر دیں تو جلد کامیابی ہو گی۔ اس پر سید دو عالم ﷺ نے ان کا پانی بند کر دیا تو وہ مجبور ہو کر قلعہ سے اتر آئے۔ (زادالمعاد علی الزرقانی، ج نمبر 4 ص 205)

سنن ابی داوٗد میں حدیث ہے کہ عمارؓ بن یاسر نے "خلوق" (زعفران) لگایا تھا۔ آپ ﷺ نے ان کو سلام کا جواب نہیں دیا۔ غور فرمایئے کہ معمولی خلاف سنت بات پر جب یہ سزا دی گئی تو ایک مرتد موذی اور کافر محارب سے بات چیت، سلام وکلام اور لین دین کی اجازت کب ہو سکتی ہے؟

کافروں سے بائیکاٹ کے سلسلہ میں سیرت کی کتابوں میں ہمیں کئی ایک واقعات ملتے ہیں لیکن ذیل کے ایک اہم واقعہ سے ہمیں نہ صرف اسلامی غیرت وحمیت کا سبق ملتا ہے بلکہ ان کافروں سے جو ہمارے نہایت قریبی رشتہ دار ہیں، مکمل بائیکاٹ کا طریقہ بھی۔

قرآنِ پاک کی رُو سے حضور ﷺ کی ازواجِ مطہراتؓ درجہ میں امت کی جملہ خواتین سے بلند تر ہیں۔ آیۂ تطہیر انہی کی شان میں ہے، اسی نسبت سے انھیں حضور ﷺ کی ازواجِ مطہرات کہا جاتا ہے۔ قرآن پاک ہی کی رُو سے وہ امت کی مائیں ہیں۔ ماؤں کی طرح نہیں فرمایا، بلکہ مائیں فرمایا:

حضرت اُم حبیبہؓ امہات المومنین میں سے تھیں۔ آپؓ کا نام رملہ تھا۔ ابوسفیان کی بیٹی تھیں۔ آپؓ کا پہلا نکاح عبیداللہ بن جحش سے ہوا۔ دونوں نے بعثت کے ابتدائی دور میں اکٹھے اسلام قبول کیا۔ پھر حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ وہاں جا کر خاوند مرتد ہو گیا اور اسی حالت ارتداد میں انتقال کیا۔ حضرت اُم حبیبہؓ نے یہ بیوگی کا زمانہ حبشہ ہی میں گزارا۔ حضور ﷺ نے وہیں نکاح کا پیام بھیجا اور حبشہ کے بادشاہ کی معرفت نکاح ہوا۔ نکاح کے بعد مدینہ طیبہ تشریف لائیں۔ صلح کے زمانہ میں ان کے باپ ابوسفیان مدینہ طیبہ آئے کہ حضور ﷺ سے صلح کی

مضبوطی کے لیے گفتگو کرنا تھی۔ بیٹی سے ملنے گئے، وہاں بستر بچھا ہوا تھا، اس پر بیٹھنے لگے تو حضرت اُمِّ حبیبہؓ نے نہ صرف ناگواری کا اظہار کیا بلکہ وہ بستر الٹ دیا۔ باپ کو تعجب ہوا کہ بجائے بستر بچھانے کے اس بچھے ہوئے کو بھی الٹ دیا۔ پوچھا کہ یہ بستر میرے قابل نہیں تھا، اس لیے لپیٹ دیا یا میں بستر کے قابل نہیں تھا؟ حضرت ام حبیبہؓ نے فرمایا کہ یہ اللہ کے پاک اور پیارے رسول کا بستر ہے اور تم بوجہ مشرک ہونے کے ناپاک ہو۔ اس پر کیسے بٹھا سکتی ہوں؟ باپ کو اس بات سے بہت رنج ہوا اور کہا کہ تم مجھ سے جدا ہونے کے بعد بری عادتوں میں مبتلا ہو گئیں۔ مگر اُمِّ حبیبہؓ کے دل میں حضور ﷺ کی جو عظمت تھی، اس کے لحاظ سے وہ کب اس کو گوارا کر سکتی تھیں کہ کوئی ناپاک مشرک باپ ہو یا غیر ہو، حضور ﷺ کے بستر پر بیٹھ سکے۔

ہمیں تنہائی میں بیٹھ کر اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچنا چاہیے کہ کیا ہم بھی گستاخانِ رسول قادیانیوں کے ساتھ یہی رویہ اختیار کرتے ہیں یا اس کے برعکس؟ جو لوگ قادیانیوں سے بائیکاٹ کو ظلم کہتے ہیں، ان کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنے اور ہمیں رواداری اور برداشت کا درس دیتے ہیں، انہیں سوچنا چاہئے کہ کیا وہ ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ سے زیادہ خوش اخلاق، رحم دل اور اسلام دوست ہیں۔ اگر ہم قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کرتے ہیں تو یہ عین اسلام کے مطابق ہے اور اگر خدانخواستہ ہم قادیانیوں کو اپنے بستروں، صوفوں یا کرسیوں پر بٹھاتے ہیں تو یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ ہمارے دل و دماغ اسلامی غیرت و حمیت سے خالی ہو چکے ہیں، ذلت اور بے غیرتی پوری طرح ہماری روح میں اتر چکی ہے۔ صاحبزادہ فیض الحسن شاہؒ نے کیا خوب فرمایا تھا: ''جو شخص حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت و ناموس کی حفاظت نہیں کرتا، وہ اپنی ماں اور بہن کی عزت و آبرو کی بھی حفاظت نہیں کر سکتا۔'' غور کیجئے کہ کہیں ہمارا شمار ایسے لوگوں میں سے تو نہیں؟

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی باہمی محبت اور کافروں سے نفرت کی بنا پر خدا تعالیٰ نے ان کے جذبات کی تعریف فرمائی ہے۔ **اشداء علی الکفار رحماء بینھم** یعنی وہ کافروں اور دشمنوں پر بڑے ہی سخت ہیں لیکن آپس میں رحم دل ہیں، بلکہ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا اور رسول ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی اور شدت ہی سے اللہ اور رسول ﷺ سے محبت و عقیدت کا اندازہ ہوتا ہے۔ جو شخص محبت کا دعویٰ تو کرے لیکن محبوب کے دشمنوں کے ساتھ بغض و عداوت نہ رکھے، وہ محبت میں سچا نہیں ہے، وہ محبت، محبت ہی نہیں

ہے بلکہ وہ دھوکہ ہے، فریب ہے۔ الحاصل خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے دوستوں کے ساتھ دوستی اور ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی افضل الاعمال ہیں۔

حدیث پاک میں ہے۔ افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ. (مشکوٰۃ شریف)

(ترجمہ): ''اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرنا اور اللہ کے لیے دشمنی کرنا، بہترین عمل ہے۔''

رسولِ اکرم ﷺ دربارِ الٰہی میں یوں دعا کرتے ہیں:

''یا اللہ! ہم کو ہدایت دہندہ، ہدایت یافتہ کر۔ یا اللہ ہم کو گمراہ اور گمراہ کرنے والا نہ کر، یا اللہ ہم کو اپنے دوستوں کے ساتھ محبت و دوستی کرنے والا اور اپنے دشمنوں کے ساتھ دشمنی و عداوت رکھنے والا بنا۔ یا اللہ ہم تیری محبت کی وجہ سے، تیرے دوستوں سے محبت کرتے ہیں اور تیرے ساتھ ان کی عداوت کی وجہ سے، ہم ان سے عداوت رکھتے ہیں۔ یا اللہ یہ ہماری دعا ہے، اسے قبول فرما۔''

تفسیر روح المعانی میں حدیث قدسی منقول ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، مجھے میری عزت کی قسم جو شخص میرے دوستوں کے ساتھ دوستی نہیں کرتا اور میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی نہیں کرتا، وہ میری رحمت حاصل نہیں کرسکتا۔''

مخدوم الاولیاء سیدنا امام ربانی خواجہ مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہٗ نے فرمایا ہے:

- ''دو محبتیں جو ایک دوسرے کی ضد ہوں، ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں کیونکہ اجتماع ضدین محال ہے۔ اگر خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی دل میں محبت ہوگی تو خدا اور رسول کے دشمنوں کی محبت دل میں نہیں آسکتی اور خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے دشمنوں کی جتنی محبت و دوستی دل میں آئے گی تو خدا اور رسول (جل جلالہ و ﷺ) کی محبت اتنی ہی کم ہو جائے گی۔ (مکتوبات امام ربانی مکتوب نمبر 165 جلد اوّل)
- ''تاجدار مدینہ ﷺ کے ساتھ کمال محبت کی یہ علامت ہے کہ سید دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں کے ساتھ کمال بغض و عداوت ہو۔'' (مکتوب 165/1)
- ''کافروں کے ساتھ جو کہ خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کے دشمن ہیں، دشمنی رکھنی چاہیے اور ان کو ذلیل و خوار کرنے میں کوشش کرنی چاہیے اور کسی طرح ان کی عزت نہیں کرنی چاہیے اور ان بدبختوں کو اپنی مجلس میں نہیں آنے دینا چاہیے۔'' (مکتوب نمبر 165)
- ''خدا اور رسول کے دشمنوں کو کتوں کی طرح دُور رکھنا چاہیے۔'' (مکتوب نمبر 165)

- ''اسلام کی عزت اسی میں ہے کہ کفر و کفار کو خوار و ذلیل کیا جائے جو شخص کفر والوں کی عزت کرتا ہے، وہ حقیقت میں مسلمانوں کو ذلیل کرتا ہے۔ (مکتوب نمبر 163/ 1)
- ''رسول اکرم شفیع معظم ﷺ کی بارگاہ تک لے جانے والا یہی ایک راستہ ہے (کہ ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی، عداوت رکھی جائے) اگر اس راستہ کو چھوڑ دیا جائے تو اس دربار تک رسائی مشکل ہے۔'' (مکتوب نمبر 165/ 1)

ہر نمازی نماز وتر کی دعا میں پڑھتا ہے: ونخلع ونترک من یفجرک (یا اللہ ہم ہر اس شخص سے قطع تعلقی کریں گے اور علیحدہ ہو جائیں گے جو تیرا نافرمان ہے۔) عجیب معاملہ ہے کہ مسلمان مسجد میں دربار الٰہی میں مودبانہ کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ کر عہد کرتے ہیں کہ یا اللہ ہم تیرے نافرمانوں، مخالفوں کے ساتھ بائیکاٹ کریں گے لیکن ان میں سے بعض مسجد سے باہر آ کر ساری باتیں بھول جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

گستاخانِ رسول ﷺ قادیانیوں سے نفرت کرنا اس طرح فرض ہے، جس طرح حضور نبی کریم ﷺ سے محبت وعقیدت رکھنا۔ جب تک گستاخانِ رسول قادیانیوں سے دشمنی اور نفرت نہ ہو، اس وقت تک حضور شافع محشر ﷺ سے صحیح طور پر دوستی اور گہری محبت ہو ہی نہیں سکتی۔ ہر مسلمان کو قادیانیوں سے کراہت اور نفرت کرنی چاہیے۔ گستاخِ رسول ﷺ سے دوستی کا مطلب اپنے دل سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کو رخصت کرنا ہے۔ صحابۂ کرامؓ نے تو حضور نبی کریم ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ میں اپنی معمولی متاعِ حیات سے لے کر اپنی زندگی کا عزیز ترین ساز و سامان بھی لٹا دیا تھا۔ ایک ہم ہیں کہ اپنے پیارے نبی ﷺ کے گستاخوں کے ساتھ دوستی ختم نہیں کر سکتے۔ یاد رکھیے! جب تک مسلمان گستاخانِ رسول ﷺ قادیانیوں سے دوستی اور محبت کی پینگیں بڑھاتے رہیں گے، ان کے لیے اپنے دل میں ہمدردی کے جذبات پالتے رہیں گے، اس وقت تک وہ ہر قسم کی مشکلات اور پریشانیوں کا شکار رہیں گے۔ ناکامیاں ان کا مقدر رہیں گی۔ ذلت و رسوائی اور بے بسی کا عذاب ان پر مسلط رہے گا۔

عجیب بات ہے کہ اگر کوئی شخص ہمارے ماں باپ کو گالی دے تو ہم مرنے مارنے پر تیار ہو جاتے ہیں...... کوئی ہماری بیوی کی بے حرمتی کرے تو ہم غیرت کے نام پر ہر قدم اٹھا لیتے ہیں...... کوئی ہماری بیٹی کو میلی آنکھ سے دیکھے تو ہم اس کی آنکھ پھوڑ دیتے ہیں...... کوئی ہمارے کاروبار کو نقصان پہنچائے تو ہم اس سے مستقل دشمنی مول لے لیتے ہیں...... بعض اوقات معاملات تھانوں اور عدالتوں تک پہنچ جاتے ہیں...... لیکن اگر کوئی بدبخت ہمارے پیارے

نبی ﷺ کی شانِ اقدس میں توہین کرے تو ہم مجرمانہ خاموشی اختیار کر لیتے ہیں...... ہمیں غصہ آتا ہے نہ ہم پریشان ہوتے ہیں...... یہاں ہماری رگِ حمیت نہیں پھڑکتی...... نہ ہمارے خون میں جوش پیدا ہوتا ہے...... ہم خاموش تماشائی بن جاتے ہیں، جیسے ہمارا نبی کریم ﷺ کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں...... حضور ﷺ کی لختِ جگر حضرت فاطمہؓ سے کوئی واسطہ نہیں...... صحابہؓ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں...... اس کے برعکس ہم کتنے خودغرض اور سیانے ہیں اگر ہمیں بلڈ پریشر ہو جائے تو نمک کا استعمال چھوڑ دیتے ہیں، اگر شوگر کا مرض لاحق ہو جائے تو چینی کا بائیکاٹ کر دیتے ہیں۔ ہیپاٹائٹس ہو جائے تو ڈاکٹر کی ایک ایک بات پر عمل کرتے ہوئے ہر اس چیز سے نفرت کرتے ہیں جو اس بیماری کو پروان چڑھاتی ہے۔

یاد رکھیے! جس جگہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت پر ڈاکا زنی ہو رہی ہو، وہاں آپ ﷺ کی ختم نبوت کی حفاظت کرنا فرض عین ہے۔ اس سے ذرا سا بھی اعراض کرنا خود کو حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے محروم کرنے کے مترادف ہے کیونکہ ختم نبوت پر ڈاکا زنی دیکھتے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ کو گنبد خضرا میں تکلیف ہوتی ہے۔ یہ بات ذہن نشین کر لیجئے کہ ختم نبوت کا عقیدہ رکھ کر منکرین ختم نبوت کی تکذیب کرنا ہر مسلمان کا ایمانی فریضہ ہے۔ جو شخص مسلمان ہو کر کسی قادیانی سے معاشی یا معاشرتی تعلقات رکھتا ہے، تو علماء و فقہاء کے فتویٰ کے مطابق اس کا ایمان فاسد ہے اور اس کے کافر ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے:

''اہل ایمان کی ارواح اکٹھے لشکروں کی مانند ہیں جو ان سے جان پہچان کر لیتا ہے، وہ ان سے مل جاتا ہے اور جو ان سے جان پہچان نہ کرے، وہ ان سے جدا ہو جاتا ہے۔''

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر، باز با باز

اگر ہم گستاخان رسول ﷺ قادیانیوں کے ساتھ اپنا تعلق رکھیں گے، ان کی خوشی غمی میں شریک ہوں گے، ان کے ساتھ خرید و فروخت کریں گے تو پھر ہمارا انجام نہایت عبرتناک ہوگا۔ لوگ ہمیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں گے لیکن ہماری مرزائیت نوازی کی وجہ سے راتوں رات ہماری لاش ربوہ یا قادیان کے قبرستان میں پہنچا دی جائے گی۔

**فاعتبروا یا اولی الابصار.**

حضور شافع محشر ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی بدعتی کی عزت کرے گا تو (اس کا مطلب ہے کہ گویا) اس نے اسلام کو ڈھانے میں مدد دی۔ (مشکوٰۃ) اسی طرح مشکوٰۃ ہی میں حضرت عمران بن حصینؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فاسق لوگوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے۔

قارئین کرام! آپ اس سے خود اندازہ لگالیں کہ بدعتی اور فاسق شخص گنہگار ہونے کے باوجود اسلام کے دائرے میں رہتے ہیں اور مسلمان کہلوانے کا حق بھی رکھتے ہیں۔ لیکن ان کے بارے میں حکم ہے کہ نہ ان کی عزت کی جائے اور نہ ان کی کوئی دعوت ہی قبول کی جائے۔ گویا ان کے مکمل بائیکاٹ کا حکم ہے...... اس کے برعکس قادیانی جو نہ صرف گستاخِ رسول، مرتد اور زندیق ہیں اور ان کی تمام تر سرگرمیوں اور عزائم کا مقصد صرف اور صرف اسلام کو نقصان پہنچانا ہے، ہم ان کے ساتھ ہر قسم کے سوشل تعلقات رکھتے ہیں، محبت و احترام کی پینگیں بڑھاتے ہیں بلکہ بعض مواقع پر ان کی حمایت بھی کرتے ہیں...... ہماری ان حرکات پر کیا نبی کریم ﷺ کا دل نہیں دکھتا...... کیا آپ ﷺ اس پر رنجیدہ نہیں ہوتے...... کیا ہمیں روزِ محشر آپ ﷺ سے شفاعت کی امید رکھنی چاہیے؟ سوچیے...... ضرور سوچیے......!

یادرکھیے! محض ختم نبوت پر ایمان لانے سے اپنا ایمان معتبر نہیں ہوگا بلکہ منکرین ختم نبوت قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ اور ان کی سرکوبی بھی ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص قادیانیوں کے ساتھ معاشی و معاشرتی تعلقات رکھے گا، ان کی ہر خوشی و غمی میں شریک ہوگا، ہر موقع پر ان کا ساتھ دے گا تو بلاشبہ ایسے شخص کا انجام بھی قادیانیوں کے ساتھ ہی ہوگا۔

قادیانیت نوازی ایسی منحوس وملعون چیز ہے کہ یہ مسلمان کے اندر محبتِ رسول ﷺ کو بالکل ختم کر دیتی ہے۔ اس سے دل سیاہ، دماغ مفلوج اور چہرہ پر نحوست کے آثار جلد ہی ظاہر ہو جاتے ہیں۔ ایسا شخص شفاعت رسول ﷺ ایسی لازوال نعمت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ گناہ کبیرہ کے مرتکب افراد کی (سچی توبہ کرنے پر) سفارش تو فرمائیں گے مگر اپنے دشمنوں کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کی سفارش ہرگز نہ فرمائیں گے۔ للہذا ہر مسلمان کو، قادیانی نواز جو مار ہائے آستین ہیں، سے بہت احتیاط لازم ہے۔

شیزان گستاخان رسول ﷺ مرزائیوں کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ اس کی آمدنی کا ایک کثیر حصہ دارالکفر ربوہ جاتا ہے۔ مسلمان اپنی کم علمی کی بنا پر اس کے مشروبات اور دیگر

مصنوعات خرید کر کم از کم 25 پیسے فی روپیہ ربوہ فنڈ میں جمع کرواتے ہیں اور اس طرح اپنے آقا و مولا حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ، دین اسلام اور وطن عزیز پاکستان کی مخالفت کے بھیانک جرم میں شریک ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ شیزان کی تمام اشیاء حرام اور لحم الخنزیر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ معروف سابق قادیانی مرزا محمد حسین نے ہولناک انکشاف کرتے ہوئے کہا تھا کہ شیزان کمپنی کے مالک شاہنواز قادیانی کی خصوصی ہدایت پر اس کی تمام مصنوعات میں ربوہ کے نام نہاد بہشتی مقبرہ کی ناپاک مٹی بطور تبرک استعمال ہوتی ہے۔ لہٰذا شیزان کی تمام مصنوعات اور اس کے دیگر اداروں شیزان ریسٹورنٹ، شیزان بیکرز، ذائقہ گھی اور OCS کوریئر سروس وغیرہ کا مکمل بائیکاٹ ہر غیور مسلمان عاشق رسول ﷺ کا دینی و ملی فرض ہے۔ علاوہ ازیں اگر آپ کی نظر میں کوئی دوسری قادیانی کمپنی یا آپ کے شہر میں کوئی دکان ہے تو اس کا بھی بائیکاٹ کیجئے۔ یہ آپ کی دینی غیرت و حمیت کا اولین تقاضا ہے۔

دیکھا جائے تو قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ سے ان کو یہ احساس ہوگا اور سوچنے پر مجبور ہوں گے کہ امت مسلمہ سے جدا ہو کر ہم خسر الدنیا والآخرہ کے مصداق بن گئے ہیں۔ لہٰذا ان سے اقتصادی مقاطعہ کرنا ظلم نہیں بلکہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول کریم ﷺ ہے۔ ایک مسلمان کی حضور سرور کائنات ﷺ سے محبت کا تقاضا یہی ہے کہ وہ آپ ﷺ کے دشمنوں سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ رکھے اور نہ ہی ان کے متعلق کسی قسم کی نام نہاد رواداری کا شکار ہو۔ اسلامی عدل و انصاف کے مطابق قادیانیوں سے معاشرتی، معاشی، سیاسی اور اقتصادی یعنی مکمل بائیکاٹ فرض ہے اور کسی بھی قسم کا معاملہ کرنا حرام ہے۔ جس کی ایمانی و دینی غیرت و حمیت باقی ہو وہ قادیانیوں سے کسی قسم کا سلام، کلام، لین دین، خرید و فروخت کا سوچ بھی نہیں سکتا، ہاں اگر غیرت ایمانی مر جائے تو کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

❁.....❁.....❁

(نوٹ): اس مضمون کی تیاری کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل اہل حق، جید علماء کرام و مفتیان عظام کی کتابوں اور قادیانیوں کے خلاف دیے گئے ان کے فتاویٰ جات سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔

- حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کاشمیریؒ
- امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلویؒ
- حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ
- حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد مدظلہٗ
- حضرت مولانا مفتی محمد امین مدظلہٗ

- حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
- حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ
- حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ
- حضرت مولانا محمد موسیٰ الروحانی البازیؒ
- حضرت مولانا سلیم اللہ خان مدظلہٗ
- حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ
- حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہٗ
- حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہٗ
- حضرت مولانا مفتی محمد حسن مدظلہٗ
- حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہٗ
- محترم مفتی ابولبابہ شاہ منصور کراچی
- صاحبزادہ رشید احمد صاحب مدظلہٗ مرکز سراجیہ
- حضرت مولانا عبدالمالک منصورہ لاہور
- حضرت مولانا مفتی احمد علی مدظلہٗ جامعہ اشرفیہ
- حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جان مدظلہٗ
- حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی مدظلہٗ
- حضرت مولانا سید عطاالمھیمن شاہ بخاری مدظلہٗ
- حضرت مولانا حکیم محمد اختر کراچی مدظلہٗ
- حضرت مولانا سرفراز خاں صفدر مدظلہٗ
- حضرت مولانا صوفی محمد سرور مدظلہٗ
- جناب ڈاکٹر سعید عنایت اللہ (مکہ مکرمہ)
- حضرت مولانا علی شیر حیدری مدظلہٗ
- علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہٗ
- پیر سیّد محمد نبیل الرحمان بخاری کرمانوالہ شریف
- حضرت پیر محمد امین الحسنات شاہ بھیرہ شریف
- جناب ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی مدظلہٗ
- حضرت مولانا شاہ عالم گھورکھپوری مدظلہٗ (انڈیا)
- حضرت مولانا محمد منشا تابش قصوری مدظلہٗ
- حضرت مولانا مفتی محمد تنویر القادری مدظلہٗ
- حضرت مولانا مفتی عبدالستار سعیدی مدظلہٗ
- حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم خاں منہاج القرآن
- حضرت مفتی محمد اصغر علی چشتی سیالوی مدظلہٗ
- محترم قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی
- حضرت مولانا محمد اجمل قادری مدظلہٗ
- حضرت مولانا طارق جمیل صاحب تبلیغی جماعت
- حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرفی مدظلہٗ
- حضرت مولانا عبدالرحمٰن مدظلہٗ جامع فتحیہ
- حضرت مولانا مفتی عمر صدیق حفظہ اللہ
- حضرت مولانا مفتی عبیداللہ عفیف حفظہ اللہ
- جناب حافظ ابتسام الٰہی ظہیر حفظہ اللہ
- جناب ڈاکٹر احمد علی سراج مدظلہٗ (کویت)
- حضرت مولانا محمد الیاس چنیوٹی مدظلہٗ
- حضرت مولانا قاری شبیر احمد عثمانی مدظلہٗ
- حضرت مولانا عامر خورشید صاحب مدظلہٗ

# اپیل

قادیانی اپنے کفر وارتداد پر مبنی لٹریچر لاکھوں کی تعداد میں چھپوا کر پوری دنیا میں تقسیم کر رہے ہیں۔ اس سال دین اسلام کے ان لٹیروں نے 2 ارب 60 لاکھ روپے کی خطیر رقم اپنے اس قبیح دھندے کے لیے مختص کر دی ہے۔ قادیانی ہمارے نوجوانوں کو دام فریب میں پھنسا کر مرتد بنا رہے ہیں۔ ان کا رشتہ سرکار دو عالم نبی مکرم ﷺ سے توڑ کر جھوٹے مدعی نبوت اور گستاخ رسولؐ آنجہانی مرزا قادیانی سے جوڑ رہے ہیں۔ لہٰذا اس نازک صورت حال سے نپٹنے کے لیے حضور سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے مخیّر حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس پمفلٹ کو چھپوا کر مفت تقسیم کریں تاکہ امت مسلمہ کی نئی نسل فتنہ قادیانیت سے آگاہ ہو سکے اور کسی کی متاع ایمان نہ لٹ سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حشر کی ہولناکیوں میں شافع محشر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ (آمین) **نوٹ**: نئی کتابت کروانے کی کوئی ضرورت نہیں، بٹر پیپر پر عکس لے کر شائع فرمائیں۔

طالبِ شفاعت محمدی ﷺ بروزِ محشر

چوہدری محمد عاشق ۔ محمد خالد شاد۔ چونگی امرسدھو لاہور

---

## شیزان کا بائیکاٹ کیجئے

شیزان گستاخان رسول ﷺ مرزائیوں کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ اس کی آمدنی کا ایک کثیر حصہ دارالکفر ربوہ جاتا ہے۔ مسلمان اپنی کم علمی کی بنا پر اس کے مشروبات اور دیگر مصنوعات خرید کر کم از کم 25 پیسے فی روپیہ ربوہ فنڈ میں جمع کرواتے ہیں اور اس طرح اپنے آقا و مولا حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ، دین اسلام اور وطن عزیز پاکستان کی مخالفت کے بھیانک جرم میں شریک ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ شیزان کی تمام اشیاء حرام اور لحم الخنزیر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ معروف سابق قادیانی مرزا محمد حسین نے ہولناک انکشاف کرتے ہوئے کہا تھا کہ شیزان کمپنی کے مالک شاہنواز قادیانی کی خصوصی ہدایت پر اس کی تمام مصنوعات میں ربوہ کے نام نہاد بہشتی مقبرہ کی ناپاک مٹی بطور تبرک استعمال ہوتی ہے۔ لہٰذا شیزان کی تمام تر مصنوعات اور اس کے دیگر اداروں شیزان ریسٹورنٹ اور شیزان بیکرز کا مکمل بائیکاٹ ہر غیور مسلمان عاشق رسول ﷺ کا دینی و ملی فرض ہے۔ علاوہ ازیں اگر آپ کی نظر میں کوئی دوسری قادیانی کمپنی یا آپ کے شہر میں کوئی دکان ہے تو اس کا بھی بائیکاٹ کیجئے۔ یہ آپ کی دینی غیرت و حمیت کا اوّلین تقاضا ہے۔

یہ پمفلٹ پڑھ کر اپنے کسی دوسرے مسلمان بھائی کو مطالعہ کے لیے دے دیں۔ فتنہ قادیانیت سے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے 5 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے لٹریچر ہم سے مفت حاصل کریں۔

**عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت** ننکانہ صاحب فون: 0333-6627272